الفضل
THE DAILY ALFAZL QADIAN.
ایڈیٹر غلام نبی
قادیان دارالامان
یوم چہارشنبہ
جلد ۲۹ | ۲۳ وفا ۱۳۲۰ ہش | ۲۷ جمادی الآخری ۱۳۶۰ھ | ۲۳ جولائی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۶۵

روزنامہ الفضل قادیان ۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۰ھ

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات میں حکومتِ برطانیہ کی تعریف

اور

اخبار "زمیندار"

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ عین اس وقت جبکہ اخبار "پرکاش" میں مولوی ظفر علی صاحب مالک اخبار "زمیندار" کی ان تحریروں کے اقتباسات شائع کئے جارہے ہیں۔ جو انہوں نے نظم و نثر میں حکومت برطانیہ کی تعریف و توصیف میں لکھیں۔ "زمیندار" میں "مرزائیات" کے دلآزار عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کے ایسے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔ جن میں حکومتِ انگریزی کے برکات۔ اور عدل و انصاف کا ذکر ہے۔ اور اس لئے پیش کئے جارہے ہیں۔ کہ حکومتِ برطانیہ کی خیرخواہی کو بطور جرم پیش کرکے عوام کو جماعت احمدیہ سے متنفر کیا جائے۔ ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کے وہ اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ جو "زمیندار" نے اپنے ۲۲۔ جولائی کے پرچہ میں نقل کئے ہیں اور ان کے مقابلہ میں خود "زمیندار" میں درج شدہ مولوی ظفر علی صاحب کی تحریرات کے اقتباسات نقل کرکے بتائیں گے۔ کہ اگر حکومت برطانیہ کی خیرخواہی۔ اور اس کے احسانات کی قدر شناسی۔ اور اس سے ہمدردی کوئی جرم ہے۔ تو اس کے سب سے بڑے مجرم مولوی ظفر علی صاحب اور "زمیندار" ہیں:۔

"زمیندار" نے پہلا اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ایام الصلح کے صفحہ ۱۴۵ سے حسب ذیل پیش کیا ہے۔

"اب انگریزوں کے زمانہ میں ایسا امن ہو گیا۔ کہ بھیڑیا اور بھیڑ ایک جگہ بسر کر رہے ہیں۔ اور سانپوں سے بچے کھیل رہے ہیں۔ زمین خوب آباد ہو گئی۔ اور پھلوں کی یہ کثرت ہو گئی۔ کہ بعض پھل بارہ مہینے کے قریب رہنے لگے"!!

ان سطور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکومتِ برطانیہ کے عدل و انصاف اور اس کے عہد کے امن و امان کا ذکر فرمایا ہے ساتھ ہی امن و امان کا نتیجہ یعنی زمین کی آبادی کی کثرت اور زمین کی پیداوار میں اضافہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور کوئی عقل و سمجھ رکھنے والا انسان نہ تو ان باتوں کا انکار کرسکتا ہے۔ اور نہ انہیں کسی پہلو سے قابل اعتراض قرار دے سکتا ہے۔ ہاں "زمیندار" کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔ حالانکہ اسی "زمیندار" میں مولوی ظفر علی صاحب خود لکھ چکے ہیں۔ کہ:۔

"زمیندار" گورنمنٹ کا وفادار خیرسگال ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ وہ ہندوستان میں سرکار انگریزی کے وجود باجود کو آیۂ رحمت سمجھتا ہے۔ ہم پھر کہتے ہیں۔ اور ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں۔ کہ "زمیندار" گورنمنٹ کا ایسا وفادار خادم ہے۔ جو کسی غرض و مطلب کے بغیر اس پر اپنی جان نثار کرنا اپنا قومی و مذہبی فرض سمجھتا ہے۔ اور وہ اپنی قوم کو بھی اپنے ہی جیسا خالص وفادار عقیدت شعار بنانا چاہتا ہے"

(زمیندار ۱۳۔ نومبر ۱۹۱۱ء)

جو اخبار حکومتِ انگریزی کو آیہ رحمت قرار دے چکا ہو جس کا آقا اس حکومت کی خاطر جان نثار کرنا اپنا قومی اور مذہبی فرض سمجھتا ہو۔ اور جو تمام مسلمانوں کو ایسا ہی عقیدت شعار بنانا چاہتا ہو۔ وہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی ایسی تحریر پیش کرکے مضحکہ اڑائے جس میں حکومت کی بالکل صحیح اور درست تعریف کی گئی ہو۔ تو کس قدر شرم کی بات ہے۔

دوسرا اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر سے یہ پیش کیا گیا ہے

"انگریزوں کا اس ملک میں آنا مسلمانوں کے لئے درحقیقت ایک نہایت بزرگ نعمت الٰہی ہے۔ تو پھر جو شخص خدا تعالےٰ کی نعمت کو بے عزتی کی نظر سے دیکھتا ہے وہ بلاشبہ بد ذات بدکردار ہو گا"!!

(ایام الصلح صفحہ ۱۲۷)

اس کے مقابلہ میں مولوی ظفر علی صاحب کی تحریر ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں:۔

"بحیثیت جمعیۃ الاسلام کے آقا ہونے کے اس گھٹا ٹوپ تاریکی میں امید کی کوئی روشن کرن نظر آتی ہے۔ تو وہ حضور جارج پنجم شاہنشاہ خلد اللہ ملکہم کی ذات بابرکات ہے۔ جو دس کروڑ مسلمانوں کے آقا ہونے کے لحاظ سے ہماری دستگیری پر منجانب اللہ مامور کئے گئے ہیں"!

(زمیندار ۲۸۔ جولائی ۱۹۱۱ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہمیں ہمارا پاک مذہب بادشاہ وقت کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ ہم کو سرکار انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں ہر قسم کی دینی و دنیوی برکتیں حاصل ہیں۔ ہم پر از روئے مذہب گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہے

ہم انگریزوں کے پسینہ کی جگہ خون بہانے کے لئے تیار ہیں۔ زبانی نہیں بلکہ جب وقت آئے گا تو اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیں گے" (زمیندار یکم نومبر ۱۹۱۱ء)

جو اخبار اس قسم کی تحریرات شائع کر چکا ہے۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبنی بر حقیقت تحریرات پر حرف گیری کرنا کہاں تک زیب دیتا ہے۔ اس کا فیصلہ ہم ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس حسب ذیل پیش کیا گیا ہے کہ "دعوت دین کے متعلق جس قدر ہم آزادی سے انگریزی سلطنت میں کام کر سکتے ہیں۔ وہ مکہ اور مدینہ میں بیٹھ کر بھی نہیں کر سکتے نہ وہاں کر سکتے ہیں جہاں سلطان کا پایۂ تخت (قسطنطنیہ اور استنبول) ہے"۔

اس کے مقابلہ میں مولوی ظفر علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مسلمان ایسی جگہ ایک لمحہ کے لئے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے۔ اس مذہبی آزادی اور امن و امان کی موجودگی میں بھی اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے۔ تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان نہیں ہے" (زمیندار ۱۱ر نومبر ۱۹۱۱ء)

یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے اقتباسات مولوی ظفر علی صاحب کی تحریروں سے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اگر "زمیندار" کچھ بھی دیانت اور شرافت سے کام لے۔ تو اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی ایسی تحریر پر جس میں حکومت برطانیہ کی تعریف کی گئی ہے۔ نکتہ چینی کرنے کا خیال تک بھی نہ آئے۔ لیکن وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کی سابقہ تحریریں کسے یاد ہیں۔ دراصل جدھر کی ہوا ہو ادھر کو ہی چلنا چاہئے۔ مگر "زمیندار" کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اس کا یہی طریق عمل ہے۔ جس کی بناء پر مولوی ظفر علی صاحب کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ "مولانا کی شخصیت بھان متی کا پٹارہ ہے۔ ایک جادوگر کی طرح ہر قسم کا کھیل کھیل سکتے ہیں۔ حیدرآباد کی تیرہ سالہ درباری زندگی نے ان میں قصیدہ خوانی اور ہجو کی دو نمایاں خصوصیات پیدا کر دی ہیں۔ ان کے استحقال میں وہ حاتم طائی سے بھی زیادہ فراخ دل واقع ہوئے ہیں۔ قصیدہ خوانی میں دیر نہ ہجو گوئی میں تامل" (ترپاپ ۲ جولائی)

المنار

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ر وفا ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ابھی دہلی سے تشریف نہیں لائیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے۔

مولوی عبدالسلام صاحب عمر خلف اکبر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کشمیر سے تشریف لے آئے ہیں۔ اب آپ کو بخار کی شکایت نہیں ہے۔

بروز ہفتہ شیخ کلیم الرحمن صاحب نے اپنے لڑکے شیخ لطیف الرحمن صاحب بی۔ اے کی دعوت ولیمہ دی جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔

درخواست ہائے دعا (۱) مولوی عبدالواحد خان صاحب خیر نگر میرٹھ کے لڑکے کے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے (۲) خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب قادیان کے لڑکے محمد اسحاق خانصاحب کا ایک ناسور کی وجہ سے کلکتہ میں اپریشن ہوا ہے نیز خانصاحب کا ایک پوتا بیمار ہے (۳) سید ظہیر الحق صاحب جمشید پور کا بچہ بیمار ہے (۴) قریشی محمد سمیع اللہ صاحب [illegible]

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حق کے طالبوں کی تسلی کیلئے چار طریق

"اہل حق کے نزدیک، اس امر میں اتمام حجت اور کامل تسلی کا ذریعہ چار طریق ہیں (۱) اول نصوص صریحہ کتاب اللہ یا احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ جو آنے والے شخص کی ٹھیک ٹھیک علامات بتلاتی ہوں۔ اور بیان کرتی ہوں۔ کہ وہ کس وقت ظاہر ہوگا۔ اور اس کے ظاہر ہونے کے نشان کیا ہیں۔ اور نیز حضرت عیسےٰ کی وفات یا عدم وفات کا جھگڑا فیصلہ کرتی ہوں۔ (۲) دوم وہ دلائل عقلیہ اور شاہدات حسیہ جو علوم قطعیہ پر مبنی ہوں۔ جن سے گریز کی کوئی راہ نہیں (۳) وہ تائیدات سماویہ جو نشانوں اور کرامات کے رنگ میں مدعی صادق کے لئے اس کی دعا اور کرامت سے ظہور میں آئی ہوں۔ تا اس کی سچائی پر نشان آسمانی کی زندہ گواہی کی مہر ہو (۴) چہارم ان ابرار اور اخیار کی شہادتیں جنہوں نے خدا سے الہام پا کر ایسے وقت میں گواہی دی ہو۔ کہ جبکہ مدعی کا نشان نہ تھا۔ کیونکہ وہ گواہی بھی ایک غیب کی خبر ہونے کی وجہ سے خدا تعالےٰ کا نشان ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ یہ چاروں طریق اتمام حجت اور کامل تسلی کے اس جگہ جمع ہو گئے ہیں۔ مگر پھر بھی ہمارے اندرونی مخالفوں کو اس کی کچھ بھی پروا نہیں"

(ایام الصلح صفحہ ۳۸)

آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے متعلق ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب شملہ سے دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں۔ چونکہ دورہ میں کسی جگہ ان کا قیام لمبے عرصہ کے لئے نہیں ہوگا۔ اس لئے ڈاک کا کوئی مستقل پتہ نہیں ہوگا دورہ کے اختتام پر چودہری صاحب اپنے موجودہ عہدہ کا چارج دے دیں گے۔ اور شروع اکتوبر میں اپنے نئے عہدہ یعنی فیڈرل کورٹ کی ججی کا چارج لے لیں گے۔ ۷ر اکتوبر کے بعد ان کا پتہ بنگلہ نمبر ۸ یارک روڈ نئی دہلی ہوگا۔ دورہ شروع ہوتے سے ۷ر اکتوبر تک چودہری صاحب ڈاک کا جواب نہ دے سکیں گے۔ احباب مطلع رہیں:

وقار عمل کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت سے نکما پن، سستی، غلامی کی روح اور کام کو ہتک سمجھنا وغیرہ نقائص کو دور کرنے کی غرض سے خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ ایک دن ایسا مقرر کیا جائے جس میں سب احباب ایک جگہ اکٹھے ہو کر ہاتھ سے کام کریں۔ اور آپس میں ہمدردی تعاون اور مساوات کا سبق سیکھیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا "کہ کام کرنے کی عادت ڈالنا نہایت ہی اہم چیز ہے۔ اور اسے جماعت کے اندر پیدا کرنا نہایت ضروری ہے"۔ پھر حضور نے ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک کو اقتصادی اخلاقی اور مذہبی حالت کی بہتری کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا "جب تک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت نہیں۔ وہ کہا کریں گے کہ ایسے لوگ دنیا میں موجود رہیں۔ جو ان کی خدمت کرتے رہیں۔ اور دنیا ترقی نہ کرے"۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات کی تعمیل میں حسب سابق اس قسم کا چودھواں وقار عمل مورخہ ۲۵ وفا ۱۳۲۰ہش بروز جمعہ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب سے امید کی جاتی ہے کہ دوست وقت مقررہ پر پہنچ کر [illegible]

[illegible]

سوالات کے جوابات

حقیقتِ بروز

سوال اوّل

کیا بروز فقط امتی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے مضمون میں جو ۸ اگست ۱۹۴۲ء کے "پیغام صلح" میں چھپا۔ "محمودیوں کا مضحکہ خیز عقیدہ" کی سُرخی کے نیچے لکھتے ہیں:۔ "رہ گیا بروز تو بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے۔ بروز اصل کی جگہ نہیں لے سکتا۔ اگر اصل کی جگہ لے لے۔ تو بروز نہ رہا۔ تناسخ ہو گیا۔ بروز تو فقط ایک امتی ہوتا ہے جس میں اصل کی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں۔ پس یہ عجیب بات ہے۔ کہ جب اصل احمد آیا۔ تو وُہ احمد والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ اور جب اس کا بروز آیا۔ تو وُہ احمد والی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے۔ کہ اصل کے آنے سے تو پیشگوئی پُوری نہ ہو۔ اور بروز کے آنے سے پیشگوئی پوری ہو جائے۔ اور اگر یہ کہو۔ کہ آنحضرت صلعم احمد نہ تھے۔ اور احمد حضرت مسیح موعود تھے۔ تو یہ صریح قرآن کریم۔ اور حدیث شریف کے خلاف ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ

ڈاکٹر صاحب کا یہ فقرہ کہ "بروز تو فقط ایک امتی ہوتا ہے" اس کے متعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو حوالے پیش کر کے بتانا چاہتا ہوں کہ غیر مبائعین کے اندر وُہ لوگ جو مولوی محمد علی صاحب یا ڈاکٹر صاحب پر حسن ظنی سے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا عامل اور معتقد سمجھتے ہیں۔ ان حوالوں کو ملاحظہ فرما کر اندازہ لگائیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب بروز کی نسبت کیا لکھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں:۔

تحفہ گولڑویہ ایڈیشن سوم کے صفحہ ۲۰ پر حضور اقدس فرماتے ہیں:۔ "قرآن شریف کے رو سے کئی انسانوں کا بروزی طور پر آنا مقدر تھا۔ (۱) اول مثیل موسےٰ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جیسا کہ آیت انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدًا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا سے ثابت ہے۔ (۲) دوم خلفاء موسےٰ کے مثیلوں کا جنمیں مثیل مسیح بھی داخل ہے۔ جیسا کہ آیت کما استخلف الذین من قبلھم سے ثابت ہے (۳) تمام صحابہ کے مثیلوں کا جیسا کہ آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم سے ثابت ہے (۴) چہارم ان یہودیوں کے مثیلوں کا جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لکھا۔ اور ان کو قتل کرنے کے لئے فتوے دیئے۔ اور ان کے ایذا اور قتل کے لئے سعی کی۔ جیسا کہ آیت غیر المغضوب علیھم میں جو دعا سکھائی گئی ہے۔ اس سے صاف مترشح ہو رہا ہے۔ (۵) پنجم یہودیوں کے بادشاہوں کے ان مثیلوں کا جو اسلام میں پیدا ہوئے ...... (۶) چھٹے ان بادشاہوں کے مثیلوں کا قرآن شریف میں ذکر ہے جنہوں نے یہودیوں کے سلاطین کی بدچلنی کے وقت ان کے ممالک پر قبضہ کیا۔ جیسا کہ آیت غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون سے ظاہر ہوتا ہے۔ حدیثوں سے ثابت ہے۔ کہ روم سے مراد نصاریٰ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں پھر اسلامی ممالک کے کچھ حصے دبا لیں گے۔ اور اسلامی بادشاہوں کے ممالک انکی بدچلنیوں کے وقت میں اسی طرح نصاریٰ کے قبضہ میں آجائینگے جیسا کہ اسرائیلی بادشاہوں کی بدچلنیوں کے وقت رومی سلطنت نے ان کا ملک دبا لیا تھا...... پس اس جگہ چھ بروز ہیں۔ جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے۔ اب عقلمند سوچ سکتا ہے۔ کہ جبکہ سلسلہ محمدیہ میں موسےٰ بھی بروزی طور پر نام رکھا گیا ہے۔ اور محمد مہدی بھی بروزی طور پر اور مسلمانوں کا نام یہودی بھی بروزی طور پر اور عیسائی سلطنت کے لئے روم کا نام بھی بروزی طور پر۔ تو پھر ان تمام بروزوں میں مسیح موعود کا حقیقی طور پر عیسےٰ بن مریم ہی ہونا سراسر غیر موزوں ہے"

اب طالبانِ حق اور علم دوست۔ اور منصف اور محقق لوگ ایک طرف ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اس فقرہ کو کہ "بروز تو فقط امتی ہوتا ہے" سامنے رکھ کر دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت محولہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ اور دیکھیں کہ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے رُو سے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بروز تھے۔ وُہ بقول ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کہ:۔

"بروز تو فقط امتی ہوتا ہے"

حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی تھے۔ اسی طرح کیا۔ چھیوں بروز جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کی آیات سے پیش کیا۔ یہ سب کے سب جن کے بروز تھے۔ ان کے امتی تھے۔ آیت کما ارسلنا الی فرعون رسولا اور آیت کما استخلف الذین من قبلھم کے حرف کما کے رو جو مماثلت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسےٰ کا اور خلفائے محمدیہ کو خلفاء موسویہ کا مثیل قرار دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی مماثلت کو لفظ بروز کا ہم معنے قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ یہی حقیقت ذیل کے دوسرے حوالہ سے ظاہر ہے

دُوسرا حوالہ بروز کی تشریح میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۲۱۴/۲۱۵ پر حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالے کے عجیب اسرار میں سے ایک بروز کا مسئلہ ہے۔ جو خدا تعالے کی پاک کتابوں میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے خدا کی مقدس کتابوں میں بعض گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہ پیشگوئیاں ہیں۔ کہ وُہ دوبارہ دُنیا میں آئیں گے۔ اور پھر وہ پیشگوئیاں اس طرح پوری ہوئیں۔ کہ جب کوئی اور نبی دُنیا میں آیا۔ تو اس وقت کے پیغمبر نے خبر دی۔ کہ یہ وُہی نبی ہے جس کے دوبارہ آنے کا وعدہ تھا۔ عجیب تر بات یہ ہے کہ یہ نہیں کہا گیا کہ یہ آنے والا اس سے پہلے نبی کا مثیل ہے۔ بلکہ یہی کہا گیا۔ کہ وہی پہلا نبی جس کے دوبارہ آنے کی خبر دی گئی تھی دُنیا میں آگیا۔ مثلاً جیسا کہ الیاس نبی کے دوبارہ آنے کا وعدہ تھا۔ اور ملاکی نبی نے اپنے صحیفہ میں خبر دی تھی۔ کہ وُہ دوبارہ دُنیا میں آئیگا اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ الیاس جس کے دوبارہ آنے کا وعدہ تھا۔ وہ یوحنا یعنی یحییٰ ہے جیسا کہ متی ۱۱ باب آیت ۱۰-۱۱-۱۴ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ الیاس دوبارہ دُنیا میں آگیا۔ لیکن لوگوں نے اس کو نہیں پہچانا اور اس سے مراد حضرت مسیح نے یحییٰ نبی کو لیا۔ یعنی وہی الیاس ہے۔ اب پیشگوئی بہت باریک جا ٹھہرتی ہے کہ یحییٰ نبی جس کا دوسرا نام یوحنا ہے الیاس کیونکر ہو گیا اگر مثیل الیاس کہتے تب بھی ایک بات تھی۔ مگر ملاکی کی کتاب میں مثیل کا آنا نہیں لکھا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عبارت میں بروز کی تشریح فرماتے ہُوئے یہی فرمایا کہ بروز کا لفظ مثیل کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اب حضور کی اس تشریح کے رُو سے مسیح موعود کی نسبت یہ قول کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں۔ کیا اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مماثلت ثابت ہوتی یا بروز ہونے سے فقط امتی۔ یہ کس قدر دھوکا ہے۔ اور کس قدر مغالطہ دہی۔ کہ بروز جو مثیل کے معنوں میں خود حضور استعمال فرما رہے ہیں۔ اس کے معنے فقط امتی کے کئے جاتے ہیں مطلب یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان نبوت کو عداوتِ محمود کے جذبہ کے ماتحت ہر حال میں گھٹانے کی کوشش مدنظر ہے

متضاد بیان

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے لکھا ہے:۔ "رہ گیا بروز تو بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے" لیکن اس میں ان کے پہلے فقرہ "بروز تو فقط ایک امتی ہوتا ہے" میں تضاد ہے۔ اور وُہ اس طرح کہ بروز جب حکم نفی وجود کا رکھتا ہے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ بروز کس کے وجود کی نفی کا حکم رکھتا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب کہیں۔ کہ امتی کے وجود کی نفی کا حکم رکھتا ہے تو پھر ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا کہ "بروز تو فقط ایک امتی ہوتا ہے" کیونکر درست ٹھہرتا ہے اور اگر یہ کہیں کہ صاحب بروز کے وجود کی نفی کا حکم رکھتا ہے تو اس کے خلاف ڈاکٹر صاحب خود تحریر فرماتے ہیں

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق ایک رؤیا

جو ستائیس سال کے بعد پورا ہوا

سنہ ۱۹۱۳ء یا ۱۹۱۴ء کا واقعہ ہے جب ہمارے بڑے بھائی چودھری ظفر اللہ خان صاحب ابھی انگلستان میں تعلیم پا رہے تھے۔ اور ہماری رہائش سیالکوٹ میں تھی۔ جہاں ہمارے والد صاحب چودہری نصر اللہ خان صاحب مرحوم وکالت کیا کرتے تھے۔ کہ ہماری جماعت کے ایک بزرگ نے جن کا اسم شریف غالباً مستری نبی بخش صاحب تھا۔ اور جو صاحب کشف اور الہام تھے۔ والد صاحب سے ذکر کیا کہ میں نے رویا میں دیکھا ہے۔ کہ میں نے آپ سے (یعنی والد صاحب سے) کہا کہ آپ کا لڑکا جج ہوگا۔ اور آپ کو ایک چونی رویا میں ہی دی کہ آپ اس کا پھل منگوا کر اپنے لڑکے کو کھلا دیں۔ چنانچہ اس رویا کے ذکر کرنے کے ساتھ ہی مستری صاحب نے اس رویا کی ظاہری تکمیل میں ایک چونی والد صاحب کو دی۔ کہ آپ پھل منگوا کر اپنے لڑکوں کو کھلا دیں۔ کیونکہ رویا میں اس امر کا انشراح نہیں ہوا۔ کہ آپ کے کس لڑکے کے متعلق یہ رویا ہے۔ والد صاحب نے وہ چونی مستری صاحب سے لے کر بحفاظت رکھ لی۔ اور جب ہمارے بڑے بھائی تعلیم سے فارغ ہو کر انگلستان سے نومبر سنہ ۱۹۱۴ء میں واپس آئے تو والد صاحب نے اس چونی کے ساتھ کچھ نقدی اور شامل کر کے پھل منگوایا۔ اور ہم سب بھائیوں کو کھلا دیا۔ اور اس طرح مستری صاحب کی رویا کے ایک حصہ کو ظاہر میں پورا کر دیا۔

اس واقعہ پر قریباً ستائیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ مستری صاحب اور والد صاحب اللہ تعالےٰ کی رحمت کے سایہ میں جمع کئے جا چکے ہیں۔ چار سال ہوئے (یعنی اس واقعہ کے تئیس سال بعد) ہندوستان میں ایک نیا آئین جاری کیا گیا۔ اور اس کے ایک اہم جزو کے طور پر اس ملک میں ایک نئی اعلےٰ عدالت قائم کی گئی۔ جس کا نام فیڈرل کورٹ ہے۔ یہ عدالت برطانوی ہند کی دیگر اعلےٰ عدالتوں یعنی ہائی کورٹوں اور چیف کورٹوں وغیرہ کے بعض خاص قسم کے دیوانی مقدمات کے فیصلہ جات کی اپیلیں سننے کا اختیار رکھتی ہے یعنی ایسے فیصلہ جات جن میں ہندوستان کے آئین کے کسی حصہ کی تشریح کا سوال درپیش ہو۔ نیز جب ایک صوبہ اور دوسرے صوبہ کی حکومت کے درمیان یا کسی صوبہ کی حکومت اور حکومت ہند کے درمیان کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے۔ جس میں قانونی حقوق کے متعلق سوال پیدا ہوتے ہوں۔ تو ایسے مقدمات کی سماعت کا اختیار صرف فیڈرل کورٹ کو حاصل ہے۔ ہندوستان میں کوئی ہائی کورٹ یا چیف کورٹ ایسے مقدمات کی سماعت نہیں کر سکتی۔

فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس تمام ہندوستان کے چیف جسٹس کہلاتے ہیں۔ ان کے ساتھ فی الحال دو جج مقرر کئے گئے ہیں۔ ان دو میں سے ایک سر شاہ محمد سلیمان تھے۔ جن کا انتقال مارچ سنہ ۱۹۴۱ء میں ہو گیا۔ اور جن کی وفات تمام ہندوستان کے لئے اور خصوصاً مسلمانوں کے لئے بہت صدمہ کا باعث ہوئی۔ سر شاہ محمد سلیمان فیڈرل کورٹ کی ججی کے عہدہ پر فائز ہونے سے پہلے الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس تھے۔ ان کی وفات کی وجہ سے فیڈرل کورٹ میں جو جگہ خالی ہوئی۔ اس پر چودہری ظفر اللہ خان صاحب کا تقرر ملک معظم نے اب منظور فرمایا ہے۔

مستری نبی بخش صاحب مرحوم کا رویا گویا ایک خاص نشان اپنے اندر رکھتا تھا۔ چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے اس وقت تک بیرسٹری کی سند بھی حاصل نہیں کی تھی۔ اور غالباً مستری صاحب مرحوم جیسے زاہد اور تارک الدنیا انسان کو یہ علم بھی نہیں تھا۔ کہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب انگلستان میں کیا تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور بیرسٹری اور ججی کا آپس میں کیا تعلق ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں انہیں رویا میں بتایا گیا کہ چودہری نصر اللہ خان صاحب کا لڑکا جج ہوگا۔ اور قبل از وقت ایسی اطلاع سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ وہ ججی کوئی خاص ججی ہوگی۔ اور یہ تقرر غیر معمولی تقرر ہوگا۔ جسے ایک نشان قرار دیا جا سکے گا۔ چنانچہ خود وہ عدالت جس کی ججی کے متعلق یہ نشان تھا۔ اس رویا کے ۲۳، ۲۴ سال بعد قائم کی گئی۔ اور رویا کے ۲۷، ۲۸ سال بعد یہ نشان پورا ہوا۔

اس نشان سے بھی جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مستری نبی بخش صاحب مرحوم کے ذریعہ ظاہر کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کی تائید اور تصدیق ہوتی ہے۔ جو آپ نے تجلیات الٰہیہ میں بدیں الفاظ فرمائی "میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا مونہہ بند کر دیں گے" اور جس کی تشریح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ وفا میں فرما چکے ہیں۔

اس جگہ ایک اور امر بھی ذکر کرنے کے لائق ہے۔ اور وہ یہ کہ جب سر شادی لال صاحب چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کے پنشن پر جانے کا وقت قریب آیا۔ تو ہمارے بھائی صاحب کے بعض مخالفین نے اخبارات میں یہ تذکرہ شروع کر دیا۔ کہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب سر شادی لال صاحب کی جگہ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہوں گے۔ اور یہ تذکرہ اس رنگ میں کیا گیا۔ کہ اس مجوزہ تقرر کی مخالفت ہونی چاہیئے۔ حالانکہ یہ تمام قصہ ہی بے بنیاد تھا۔ آخر جب آنریبل سر ڈگلس ینگ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مقرر ہو گئے۔ تو خود ہی ان افواہوں کی تردید ہو گئی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد والدہ صاحبہ مرحومہ نے بیان فرمایا کہ غنودگی کی حالت میں میں نے آواز سنی (یہ کیفیت الہام ہی کی ہوا کرتی تھی۔ لیکن وہ اپنی انکساری اور مرتبہ الہام کے احترام کی وجہ سے کبھی لفظ الہام کا اطلاق اس کیفیت پر نہ کیا کرتی تھیں) کہ "چیف جسٹس ہوگا نصر اللہ خان کا بیٹا ظفر اللہ خان" یہ واقعہ مستری نبی بخش صاحب کے رویا سے ۲۰، ۲۱ سال بعد کا ہے۔ اس میں بیٹے کی تعیین بھی کر دی گئی۔ اور عہدہ ججی سے بڑھا کر چیف جسٹس کا بتایا گیا۔ لیکن الفاظ کے لحاظ سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا مستری صاحب کے ۲۰، ۲۱ سال پہلے کے رویا کا یہ دوسرا ٹکڑا ہے ؛

اس نشان کو بھی اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور رحم سے اپنے وقت پر اپنے رنگ میں پورا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

خاکسار۔ عبد اللہ خان امیر جماعت احمدیہ جمشید پور

جماعت احمدیہ کاہنووان کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ کاہنووان کا سالانہ تبلیغی جلسہ ۲۷ جولائی بروز اتوار صبح نو بجے سے پانچ بجے شام تک زیر صدارت جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال منعقد ہوگا جس میں سلسلہ کے معزز علماء کرام تقاریر فرمائیں گے۔ تمام حق پسند اور حق جو حضرات سے درخواست ہے۔ کہ وہ وقت مقررہ پر شریک جلسہ ہو کر مستفید ہوں۔ قرب و جوار کی جماعت ہائے احمدیہ جہاں خود شریک جلسہ ہوں وہاں غیر احمدی احباب کو بھی اپنے ساتھ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت کاہنووان کرے گی۔

نائب انچارج مقامی تبلیغ

حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے حالات، عقائد اور مقاصد بعثت

حضرت امام مہدی کے پنجاب سے ظاہر ہونے کی پیشگوئی

(۲)

جہاد کی حقیقت کا اعلان

اللہ تعالے نے جاننا تھا کہ امت محمدیہ کا مسیح موعود بنی اسرائیل کے مسیح کی طرح جمالی رنگ میں آئے گا۔ وہ تبر و تفنگ سے ملکوں کو نہیں بلکہ دلائل و معجزات سے دلوں کو فتح کرے گا۔ اس کا ظہور مسیح ناصری کی طرح ایک عادل گورنمنٹ کے زیر سایہ مقدر ہے۔ اس لئے وہ اس سے جنگ نہ کرے گا۔ تب نادان یہ کہہ کر ٹھوکر کھائیں گے کہ یہ مسیح موعود تو جہاد کو منسوخ قرار دیتا ہے۔ اور لڑائی سے پہلو تہی کرتا ہے۔ اللہ تعالے نے اس خطرناک لغزش سے بچانے کے لئے تیرھویں صدی کے مجدد کے ذریعہ راستہ صاف کرا دیا اور جہاد کی حقیقت کا اعلان اس کے منہ سے کرا دیا۔ مگر افسوس کہ جن کے لئے بھٹکنا مقدر تھا وہ ضلالت کی رو میں بہ گئے۔

حضرت سید احمدؒ صاحب بریلوی نے سکھوں سے جہاد کیا مگر انگریزوں سے جہاد نہیں کیا جس کی وجہ یہ تھی کہ سکھ مسلمانوں پر مذہبی جبر کرتے تھے۔ لیکن انگریز مذہبی آزادی دیتے تھے۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل حوالہ جات توجہ سے پڑھنے کے قابل ہیں:۔

(۱) سید صاحب نے جو مکتوب بزبانِ فارسی بطور اعلان جہاد اکناف و اطراف میں بھیجا۔ اس میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"باکفار لئام مقابلہ داریم نہ بامدعیان اسلام۔ صرف با دراز مویاں مقابلہ نہ با کلمہ گویاں و اسلام جویاں و نہ با سرکار انگریزی مخاصمت داریم و نہ ہیچ راہ منازعت کہ از رعایائے او ہستیم" (سوانح احمدی ص ۲۴۳)

(۲) پھر لکھا ہے:۔ "جب آپ سکھوں سے جہاد کرنے کو تشریف لے جاتے تھے تو کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ اتنی دور سکھوں پر جہاد کرنے کو کیوں جاتے ہیں۔ انگریز جو اس ملک پر حاکم ہیں، اور دین اسلام سے کیا منکر نہیں ہیں۔ گھر کے گھر میں ان سے جہاد کر کے ملک ہندوستان لے لو۔ یہاں لاکھوں آدمی آپ کا شریک اور مددگار ہو جائے گا۔ کیونکہ سینکڑوں کوس سفر کر کے سکھوں کے ملک سے پار ہو کر افغانستان میں جانا اور وہاں برسوں رہ کر سکھوں سے لڑنا یہ ایک ایسا امر محال ہے جس کو ہم لوگ نہیں کر سکتے۔ سید صاحب نے جواب دیا کہ کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت نہیں کرنا چاہتے نہ انگریزوں کا نہ سکھوں کا ملک لینا ہمارا مقصود ہے۔ بلکہ سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے برادران اسلام پر ظلم کرتے اور اذان وغیرہ فرائض مذہبی ادا کرنے کے مزاحم ہوتے ہیں۔ اگر سکھ اب یا ہمارے غلبہ کے بعد ان حرکات مستوجب جہاد سے باز آجائیں گے۔ تو ہم کو ان سے لڑنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ اور سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے۔ مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی اور نہ ان کو کسی فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے۔ ہم ان کے ملک میں علانیہ وعظ کہتے۔ اور ترویج مذہب کرتے ہیں۔ وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر ہم پر کوئی زیادتی کرتا ہے۔ تو اس کو سزا دینے کو تیار ہیں۔ ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی و احیاء سنن سید المرسلین ہے۔ سو ہم بلا روک ٹوک اس ملک میں کرتے ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔ اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گراویں۔" (سوانح احمدی ص ۱۹)

(۳) مؤلف سوانح احمدی منشی محمد جعفر صاحب لکھتے ہیں:۔

"آپ (حضرت سید احمد بریلوی) کے سوانح عمری اور مکاتیب میں بیسیوں سے زیادہ ایسے مقام پائے جاتے ہیں جہاں کھلے کھلے اور علانیہ طور پر سید صاحب نے بدلائل شرعی اپنے پیرو لوگوں کو سرکار انگریزی کی مخالفت سے منع کیا ہے۔" (ص ۱۳۶)

(۴) "سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا۔ وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے۔" (ص ۱۸۲)

(۵) دوران جنگ میں ایک موقعہ پر حضرت سید مرحوم نے مولوی خیرالدین صاحب کو بطور سفیر انٹورا صاحب کے پاس بھیجا۔ مؤخر الذکر نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ:۔

"جب سکھ اور نصرانی دونوں کفر میں برابر ہیں۔ تو خلیفہ صاحب (یعنی سید احمد صاحب بریلوی) نے اپنے لاکھوں مریدوں کو جمع کر کے گھر بیٹھے ہوئے سرکار انگریزی سے جہاد کیوں نہیں کیا۔ ناحق اتنی محنت اور مشقت سفر دور دراز کی اٹھا کر یہاں سکھوں سے لڑنے کو آئے؟"

اس کے جواب میں مولوی صاحب نے فرمایا:۔ "سرکار انگریزی ہم کو کسی فرائض مذہبی کے ادا کرنے سے نہیں روکتی۔ ہر مذہبی امر میں ہم کو پوری آزادی دے رکھی ہے۔ برخلاف سکھوں کے کہ انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو ذلیل کر کے بلند آواز سے اذان تک کہنا منع کر رکھا ہے۔ اگر کوئی مسلمان عید بقرعید پر بھی گائے کی قربانی کرے تو سرکار خالصہ اس کو جان سے مار ڈالے یہی سبب ہے کہ خلیفہ صاحب انگریزوں کو چھوڑ کر سکھوں سے جہاد کرنے کو آئے ہیں" (سوانح احمدی ص ۱۵۹)

(۶) لکھا ہے "در اثنائے قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا محمد اسمٰعیل شہید وعظ فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے مولانا سے یہ فتویٰ پوچھا کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں مولانا نے فرمایا کہ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے۔ اس وقت پنجاب کے سکھوں کا ظلم اس حد کو پہنچ گیا ہے کہ ان پر جہاد کیا جائے" (سوانح ص ۵۷)

ان اقتباسات سے ثابت ہے کہ مجدد قرن سیزدھم اور ان کے شاگردوں نے جہاد کی حقیقت۔ اس کے اسباب اور وجوہ بوضاحت بیان کیا ہے۔ اور بتا دیا ہے کہ یہ کہنا کہ انگریزوں سے بوجہ عادل گورنمنٹ ہونے کے جنگ کرنا حرام ہے بزدلی نہیں۔ جبن نہیں بلکہ صحیح اصول دین کا بیان ہے۔ حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا سید اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قربانی کا مدعا یہ تھا کہ مسلمان جہاد کی حقیقت سمجھ جائیں۔ اور آئندہ صدی کے سر پر حضرت امام مہدی کے ظہور پر نور کی شناخت سے اس لئے محروم نہ رہ جائیں کہ وہ ایک خونی انسان نہیں۔ اور انگریزوں جیسی باامن حکومت سے جنگ نہیں کرتا۔

پنجاب میں ظہور امام مہدی

حضرت سید احمد صاحبؒ نے ۹ محرم ۱۲۴۴ ہجری کو ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:۔

"معاملہ ایں خاکسار کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا و آشکار است کہ بجہاد اہل عناد قوم سکھ مامور و بفتح و نصرت موعود۔ احتمال خلاف در سواد ملک ستانی از اوہام اہل طغیان است نہ از افہام اہل دین و ایمان" (سوانح ص ۳۲۳)

ایک دوسرے موقعہ پر حضرت سید شہید نے لکھا:۔ "و ہم بموجب اشارات غیبی و بشارات لاریبی کہ ایں فقیر بآں سرفراز است عنقریب فتح و نصرت جلوہ ظہور خواہد داد و خزائن بے شمار و بلاد [illegible] از پشاور تا دریائے ستلج در دست تصرف انصار اخیار خواہد افتاد" (سوانح ص ۳۱۳)

یعنی مجھے قطعی اور یقینی الہامات کے ذریعہ فتح و نصرت کے عنقریب ظہور کا وعدہ دیا گیا ہے جس سے بے شمار خزانے ظاہر ہونگے۔ اور پشاور سے ستلج تک کفار سرنگوں ہو جائینگے۔ اور یہ علاقہ پنجاب نیک لوگوں کے قبضہ و تصرف میں ہوگا۔

مولف "سوانح احمدی" وعدہ فتح پنجاب کے تذکرہ پر لکھتے ہیں:۔

"اکثر مولفوں کی تحریر سے واضح ہوتا ہے۔ کہ وعدہ فتح پنجاب کے الہام کا آپ کو ایسا وثوق تھا۔ کہ آپ اس کو سراسر صادق اور ہونہار سمجھ کر بارہا فرماتے اور اکثر مکتوبات میں لکھا کرتے تھے۔ کہ اس الہام میں وسوسہ شیطانی اور شائبہ نفسانی کو ذرا بھی دخل نہیں ہے۔ ملک پنجاب ضرور میرے ہاتھ پر فتح ہوگا اور اس فتح سے پہلے مجھ کو موت نہ ہوگی۔ لیکن معاملہ بالاکوٹ خواہ شہادت ہو۔ یا غیبوبت بظاہر سراسر اس یقینی الہام کے خلاف ہوا۔" صفحہ ۱۸۰-۱۸۱

پھر اس الہام کی تاویل بایں الفاظ بیان کی ہے۔ کہ:۔

"اس وقوعہ (بالاکوٹ میں شہادت) کے پندرہ برس کے بعد (۱۸۴۵ء میں) سلطنت پنجاب سکھوں کے ہاتھ سے نکل کر ایک ایسی عادل اور آزاد اور لامذہب قوم کے ہاتھ میں آگئی کہ جس کو ہم مسلمان اپنے ہاتھ پر فتح ہونا تصور کر سکتے ہیں۔ اور غالباً سید صاحب کے الہام کی صحیح تاویل یہی ہوگی۔ جو ظہور میں آئی۔" سوانح احمدی صفحہ ۱۸۱

درحقیقت یہ تاویل ادھوری ہے محض ایک "عادل۔ آزاد اور لامذہب قوم" کا پنجاب پر حکمران ہو جانا۔ اور سکھوں کا مفتوح ہو جانا حضرت سید احمد بریلوی کے جلیل القدر الہام کی تاویل نہیں ہو سکتی۔ "عنقریب فتح و نصرت جلوۂ ظہور خواہد داد" کا مطلب خدائی تائیدات کی شاندار تجلیات کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے حفاظت اسلام اور ہدایت اقوام کیلئے جو مسیح و مہدی کا وعدہ فرمایا تھا۔ اسی کا ظہور حضرت امام بریلوی کے الہامات کی تعبیر تھی۔ ملائکہ اس بطل عظیم کی توجہات کو اسی حکمت کے ماتحت پنجاب کی طرف پھیر رہے تھے۔ چنانچہ آسمانی نوشتوں کے مطابق خدا کا فرستادہ احمد ہی کے نام سے ۱۴ر شوال سنہ ۱۲۵۰ ہجری مطابق ۱۳ر فروری سنہ ۱۸۳۵ء بروز جمعہ بوقت نماز فجر قادیان (اسلام آباد) ملک پنجاب میں پیدا ہوا۔ چونکہ اسے اتمام حجت اور اشاعت اسلام کے لئے حریت۔ آزادی اور امن کی ضرورت تھی۔ اس لئے اس کی پیدائش کے ساتھ ہی انقلابات شروع ہو گئے۔ اور دس برس کے اندر اندر پنجاب امن کا گہوارہ بن گیا۔ اور آخر پنجاب ہی سے ساری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچایا جانے لگا۔ اور خدا کے منادی قادیان کی بستی سے اکناف عالم میں جانے لگے۔ اس تبلیغ کے نتیجہ میں نہ صرف پنجاب میں بلکہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پھریرا لہرائیگا۔ لیکن یہ تبلیغ روحانی ہتھیاروں سے ہوگی۔ اور یہی ظہور فتح و نصرت حضرت سید مرحوم کے الہام کا مطلب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اعلان فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"خدا ارادہ فرماتا ہے۔ کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ مسیح کو دنیا میں پھیلائے سو میرا یہ اصول ہے۔ کہ دنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں۔ ہمیں ان کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں۔ ہمارے لئے آسمانی بادشاہی ہے۔ ہاں نیک نیتی سے اور سچی خیرخواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہنچانا ضروری ہے۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۱)

مبارک وہ جو آسمانی باتوں کو سمجھیں۔ اور خدا کے مامور کی آواز پر کان دھریں۔ خدا ان کا ہی حافظ و ناصر ہوتا ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

تحریک جدید کے آئندہ سالوں کا چندہ پیشگی جمع کرایا جاسکتا ہے

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والوں کے لئے یہ اجازت عام ہے۔ کہ جس کو اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ وہ آئندہ سالوں کا بھی چندہ پیشگی جمع کرا دے۔ بہت سے احباب دس دس سال کا چندہ جمع کرا چکے ہیں۔ اور بعض اس میں ساتھ کے ساتھ مزید اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ مولانا علی احمد صاحب پروفیسر ریٹائرڈ دس سال کا چندہ دے چکے ہیں۔ اب وہ مزید رقم بھی دیتے جا رہے ہیں۔ غرض پیشگی آئندہ سالوں کا چندہ تحریک جدید داخل کرنے کی ہر شخص کو اجازت ہے۔ بلکہ یہ امر قابل تعریف ہے۔

(۱) عدن سے مکرمی سلطان احمد صاحب جو سات سال کا چندہ ادا کر چکے تھے۔ اور ساتویں سال میں ان کی رقم پندرہ روپیہ تھی وہ آٹھویں سال کا وعدہ -/۵۰ اور اس کے ساتھ -/۳۰ نقد ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اگرچہ ابھی سال ہشتم کی تحریک حضرت اقدس کی طرف سے نہیں ہوئی۔ مگر موت کا وقت معین نہیں۔ چندروزہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ طالبعلمی کے زمانہ میں میری یہ شدید خواہش تھی۔ کہ کاش اللہ تعالےٰ موقعہ عطا فرمائے۔ تو میں بھی اپنے پیارے آقا کے حضور اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے کچھ پیش کروں۔ ہاتھ خالی تھا۔ کچھ پیش نہ جاتی تھی۔ آخر میں حضور کے اس مبارک ارشاد پر کہ "نوجوان بیکار گھروں میں نہ رہیں۔" گھر سے نکلا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس قابل بنایا کہ میں اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ رہا ہوں۔ خاکسار ہزاروں میل کی مسافت سے نہایت عاجزانہ حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے۔

(۲) مولوی جلال الدین صاحب شمس (لنڈن) نے ساتویں سال کے لئے ۴۱ روپے کے متعلق لکھا ہے۔ کہ میرے گھر سے وصول کر لیا جائے۔

اور ڈاکٹر سلیمان صاحب دس پونڈ۔ سید ممتاز احمد صاحب ۳/۳ پونڈ اور عثمان سٹن کے -/۲ پونڈ کے وعدے کیسا تھ ایک دوست کے ہاتھ رقم ارسال کی ہے۔ اب مولانا صاحب ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب کی طرف سے -/۵ پونڈ حضور کی گذشتہ سال کی وصیت کے ماتحت دیتے تھے۔ مگر دیر ہو چکی تھی۔ اس لئے حضور کے پیش کئے۔ اور درخواست کی کہ حضور پسند فرمائیں۔ تو اس رقم کی "تفسیر کبیر" ان غرباء کو دے دی جائے۔ جو خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کی "تفسیر کبیر" تقسیم کرنا منظور فرما لیا ہے۔ پانچ پونڈ ڈاکٹر صاحب نے مسجد نیروبی کا چندہ دیا ہے۔ چار پونڈ چندہ تحریک جدید سال ہشتم میں پیشگی جمع کر دیئے۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ۲½ پونڈ اپنے والد مرحوم کی طرف سے ساتویں سال کا چندہ بھیج کر لکھا ہے۔ کہ جو زائد رہے وہ آٹھویں سال میں محسوب ہو مجھے معلوم نہیں کہ والد صاحب مرحوم کسقدر دیتے تھے۔ مگر ان کے گذشتہ سال کے چندہ پر ہر سال کچھ اضافہ کر کے آٹھویں۔ نویں اور دسویں سال میں دونگا۔ تا انکا یہ عمل ادھورا نہ رہے۔ بلکہ پورا ہو جائے۔ مجھے انکی وفات کا ازحد افسوس ہے۔ مگر میں اللہ تعالےٰ کی قضا و پر راضی ہوں۔

(۳) ڈاکٹر سعید احمد صاحب راولپنڈی سمندر پار جا رہے ہیں۔ جہاز پر سوار ہوتے ہوئے اپنے آقا کے حضور دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

حضور سال ہفتم کا وعدہ -/۸۳ تھا میں اب سمندر پار جا رہا ہوں۔ اسلئے سال ہشتم کا -/۸۴ سال نہم کا -/۸۵ سال دہم کا -/۸۶ منظور فرماویں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی منظوری عطاء فرمائی۔ جزاہ اللہ

(۴) مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین نے اپنا چندہ تو پہلے ارسال کر دیا تھا۔ ایکسو روپیہ جماعت سے ساتویں سال کا وصول کیا ہے جس کے جلد ملنے کی اطلاع انکی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

بیرون ہند کے احباب کو اپنے ساتویں سال کے وعدوں کی رقوم کو کوشش کر کے ۳۱ر اگست تک ادا کرنا چاہیئے۔ اگرچہ ان کی میعاد نومبر کے بعد بھی

بقیہ صفحہ ۴

جاری رہتی ہے۔ مگر مخلص مجاہد کی شدید تڑپ ہوتی ہے۔ کہ ان کا وعدہ موعود خلیفہ کے حضور جلد سے جلد پیش ہو جائے۔ تا انہیں دعا میں شمولیت ہو جائے۔ اور اس لئے بیرون ہند کے احباب کوشاں رہتے ہیں۔ موجودہ حالت کے پیش نظر امید ہے۔ کہ اکثر حصہ بیرون ہند کا اپنے وعدے ۳۱ر اگست تک پورے کریگا۔ اللہ تعالےٰ انہیں توفیق عطا فرمائے آمین

فانشل سکرٹری تحریک جدید

چندہ خاص سال حال

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے مجلس شاورت ۳۸ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان کے مشورہ سے صدر انجمن احمدیہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے ۱۹۳۸-۳۹ء کو شامل کر کے تین سالوں میں ایک لاکھ روپیہ بطور "چندہ خاص" جمع کرنے کا ارشاد فرمایا تھا جس کی شرح پہلے سال ماہوار آمد کا ۶½ % - دوسرے سال ۱۵ % اور تیسرے سال ۲۵ % تھی - لیکن ان تین سالوں میں مجموعی وصولی صرف قریباً ۲۰۰۰۰ روپے کی ہوئی - اس لئے باقی ۸۰۰۰۰ روپیہ کی فراہمی کے لئے گذشتہ مجلس شاورت میں فیصلہ ہوا - کہ سال رواں میں بطور چندہ خاص کی جائے - یہ رقم ہر دوست سے ایک ماہ کی آمدنی پر ۴۰ % فی صدی وصول کرنے سے پوری ہو سکتی ہے - پس عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے - کہ جو دوست اپنا چندہ خاص گذشتہ تین سالوں کا باشرح ادا کر چکے ہوں - ان کو چھوڑ کر باقی دوستوں کے چندہ خاص کا وعدہ فارموں میں درج فرما کر ارسال فرما دیں - ان فہرستوں میں ان دوستوں کے نام بھی دکھانے چاہئیں - جو چندہ خاص کے متعلق اپنا فرض ادا کر چکے ہیں - ان کے ناموں کے مقابل ان کی ادا کردہ رقوم اور وقت ادائیگی وغیرہ کا نوٹ دیا جائے - ناظر بیت المال

جماعت احمدیہ تلونڈی کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں کا تبلیغی جلسہ ۲۹ جولائی کو منعقد ہونا قرار پایا ہے جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم - اے اور دیگر علماء کرام مرکز سے تشریف لائیں گے - گرد و نواح کی جماعتیں کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہو کر ممنون فرمائیں -

خاکسار محمد رمضان

ضرورت ڈاکٹر

ریاست قلات میں ایک سب اسسٹنٹ سرجن کی پوسٹ خالی ہے تنخواہ شروع ۱۲۰ روپیہ ماہوار ہے - جو کوئی صاحب آنا چاہیں تو درخواست معہ سرٹیفکیٹ جلد بھیجدیں - عبدالمجید خاں انچارج کیپ ڈسپنسری ریاست قلات

حافظ محمد اسحٰق صاحب کہاں ہیں؟

اگر کسی دوست کو حافظ محمد اسحٰق صاحب سابق مدرس ہائی سکول راہوں کا علم ہو کہ وہ کہاں ہیں - تو انہیں اطلاع کر دیں - کہ وہ جلد از جلد قادیان تشریف لے آئیں ان سے ایک نہایت ضروری کام ہے - اگر حافظ صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں - تو وہ جلد قادیان آکر مجھے ملیں

خاکسار فتح محمد سیال

وی - پی وصول کر لئے جائیں

اُمید ہے - احباب کی خدمت میں وی - پی پہنچ گئے ہونگے - یا پہنچ رہے ہونگے - کاغذ کی موجودہ شدید گرانی کے زمانہ میں احباب کا فرض ہے - کہ وی - پی ضرور وصول فرمائیں - ان حالات میں ایک دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے - جو وی - پی واپس کر کے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو -

منیجر "الفضل"

"الفضل" کا خطبہ نمبر اخباری کاغذ کی ہوشربا گرانی کے ایام میں "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپے سالانہ ہے - اب کسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے - "منیجر"

سٹ امتحانی کتب

امسال نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان کے نصاب میں مندرجہ ذیل کتب مقرر کی گئی ہیں - اس لئے ان کی قیمت میں خاص رعایت کر دی گئی ہے -

(۱) ایام الصلح اردو ۱۲/

(۲) براہین احمدیہ حصہ چہارم عہ/ - مکمل چار حصوں کی قیمت ۸ آنے

(نوٹ) نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ صرف پچیس روپیہ میں طلب فرمائیں -

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

رشتہ درکار ہے

ایک معزز احمدی گھرانے کی کنواری لڑکی عمر ۱۶ سال تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف کیلئے کنوارا رشتہ مطلوب ہے - لڑکا مخلص احمدی تعلیم یافتہ اور شریف گھرانے کا ہو - قومیت کی قید نہیں - بصورت بے روزگاری حصول روزگار میں امداد دی جائیگی - یو پی بہار یا خاص قادیان کا باشندہ ہونا بہتر ہوگا - مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کی جائے -

م ۶۹ - معرفت ایڈیٹر صاحب "الفضل" قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں تین عارضی ٹائپسٹوں (گریڈ ۳۰-۵-۵۰-۵-۲/۵-۶۰) کی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں علاوہ ازیں چودہ مزید نام منتخب کئے جائیں گے - اور انہیں آئندہ خالی ہونے والی اسامیوں کیلئے "فہرست انتظاریہ" پر رکھا جائیگا - یہ "فہرست انتظاریہ" ۵ ستمبر ۱۹۴۳ء کو منسوخ کر دی جائیگی عمر ۵ ستمبر ۱۹۴۲ء کو میٹرکولیٹ امیدواروں کیلئے ۱۸ سے ۲۵ سال اور گریجوایٹوں کیلئے تیس سال ہونی چاہیئے - تعلیمی اوصاف میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف کوئی امتحان اور ٹچ سسٹم کے ذریعہ ٹائپنگ میں کم سے کم رفتار ۴۵ الفاظ فی منٹ ہے - سابقہ فوجی آدمی (جن میں ریزو فوج کے لوگ شامل نہیں) جن کی عمر چالیس سال سے کم ہو - اور جن کے پاس سپیشل آرمی سرٹیفکیٹ (برٹش اور انڈین آرمی) یا فسٹ کلاس انگلش یا فسٹ کلاس اردو (انڈین آرمی) سرٹیفکیٹ یا سیکنڈ کلاس (برٹش آرمی) سرٹیفکیٹ ہوں - ان کو بھی زیر غور لایا جائے گا - درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۶ اگست ۱۹۴۲ء ہے -

مکمل تفصیلات ایک ایسا لفافہ آنے پر جس پر ٹکٹ چسپاں ہو - (لیکن اس میں کوئی خط نہ ہو) اور اس پر درخواست کنندہ کا ایڈریس بلاک حروف میں لکھا ہو - مہیا کی جائینگی - یہ لفافہ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کے نام آنا چاہیئے - اور اس کے بائیں بالائی کونہ پر یہ الفاظ لکھے ہونے چاہئیں "Vacancies of Typists."

جنرل منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۲۰ جولائی۔ روس کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ روسی ہوائی جہازوں نے دشمن کے مال لے جانے والے جہازوں کے بڑے قافلہ پر جو جنگی جہازوں کی نگرانی میں بحیرہ بالٹک میں جارہا تھا شدید حملہ کیا اور ۱۲ جہاز تباہ کر دئیے۔

کلکتہ ۲۰ جولائی۔ پولیس کی سپیشل برانچ نے ہندو مہاسبھا کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ اور طویل خانہ تلاشی کے بعد چند کاغذات اور ایک ٹائپ رائٹر پولیس اپنے ساتھ لے گئی۔

سرینگر۔ ۲۰ جولائی۔ کشمیر سٹوڈنٹس فیڈریشن نے ایک جلسہ میں مطالبہ کیا ہے کہ کالجوں میں فوجی تربیت اور دیہات میں لازمی پرائمری تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ نیز دور دراز علاقوں کے سکولوں کے ساتھ بورڈنگ قائم ہوں۔

سیالکوٹ ۲۰ جولائی۔ سٹی کانگریس کمیٹی کے سب عہدہ دار مستعفی ہو گئے ہیں کیونکہ انہیں شکایت ہے کہ صدر پراونشل کانگریس کمیٹی نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا وہ آمرانہ اور سرمایہ دارانہ تھا۔

انقرہ ۲۰ جولائی۔ روسی طیاروں نے بسربیا میں تیل کے کارخانوں پر بمباری کر کے انہیں تباہ کر دیا ہے۔ تیل کی اٹھارہ ٹینکیاں اور دو لاکھ ٹن تیل نذر آتش کر دیا گیا۔ بسربیا کا صدر مقام تین روز سے جل رہا ہے۔ اور اب وہاں کوئی گھر سلامت نہیں۔

کلکتہ ۲۰ جولائی۔ بنگال کے وزیر خزانہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ دنوں سیلاب اور طوفان باد نے مشرقی بنگال کے متعدد اضلاع کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ انسانی جانوں اور مویشیوں کے نقصان کے علاوہ صرف فصل کے نقصان کا اندازہ پچاس کروڑ روپیہ کیا جاتا ہے۔ جوٹ کی فصل تو بالکل تباہ ہو گئی ہے

ملتان ۱۹ جولائی۔ خان بہادر نواب بہرام خاں مزدار کی کوٹھی واقع موضع دستانی میں گھس کر اور آہنی سیف کو کھول کر کوئی شخص ۵۸ ہزار روپیہ کے نوٹ اور ایک لاکھ ۵۴ ہزار روپیہ نقد اڑا لے گیا۔

قاہرہ۔ ۱۹ جولائی۔ طبروق میں دشمن کے مورچوں پر حملہ کر کے بہت سے سپاہی ہلاک و زخمی کر دئیے۔ اور بہت سے قیدی بنا لئے۔ اگرچہ قطعی اعداد و شمار تو معلوم نہیں ہو سکے تاہم فوجی حلقوں کی رائے ہے کہ دشمن کا بہت بھاری نقصان ہوا ہے۔

لنڈن۔ ۲۰ جولائی۔ انگریزی ہوائی جہاز دشمن کے علاقے پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ آج صبح بھی بہت سے جہاز شمالی فرانس کو جاتے دیکھے گئے۔ ان میں برطانیہ کا سب سے بڑا بمبار بھی تھا۔ حملوں کے بعد ان میں سے چار واپس نہیں آئے۔ دشمن کے بھی پانچ ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔ کل رات رائن لینڈ کے صنعتی مقامات پر بالخصوص کولون پر شدید حملے کئے گئے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ راٹرڈم کی گودیوں پر بھی بم برسائے گئے۔ اس سے قبل دن کے وقت ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کا ایک سات ہزار ٹن کا تیل لے جانے والا جہاز ڈبو دیا۔ گویا ایک ہفتہ میں دشمن کے جہازوں کا ۵۵ ہزار ٹن کا نقصان ہو چکا ہے۔ انگلستان پر دشمن کے جہازوں نے کل رات کوئی بڑا حملہ نہیں کیا۔ مشرقی انگلستان اور شمال مشرقی سکاٹ لینڈ میں بعض جگہ بم گرائے۔ مگر معمولی نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ برطانی وزارت میں بعض تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ مسٹر ڈف کوپر وزیر اطلاعات کو سنگاپور بھیجا گیا ہے۔ اس تقرر کو بہت سراہا گیا ہے سنگاپور کے علاقہ میں جو آرگنائزیشن ہے۔ وہ امن کے زمانہ کے لئے تھی اور اب لڑائی کے پیش نظر اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ مسٹر بارگن کو وزیر اطلاعات بنایا گیا ہے۔ آپ زیادہ معروف آدمی نہیں مگر مسٹر چرچل کے پارلیمنٹری سیکرٹری رہ چکے ہیں۔ اس لئے ان کو ان پر اعتماد ہے۔

ٹوکیو ۲۱ جولائی۔ لنڈن کا جاپانی سفیر اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لئے آج یہاں پہنچ گیا۔ اس نے ایک بیان میں کہا کہ برطانیہ کے لوگوں کے حوصلے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔

ماسکو ۲۱ جولائی۔ سوویٹ اعلان میں گو ابھی سمالنسک پر قبضہ کا کوئی ذکر نہیں۔ اور نہ یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کیف خطرہ میں ہے۔ بلکہ کہا گیا ہے۔ کہ روسی فوجیں جرمن مورچوں کے پیچھے برابر کارروائی کر رہی ہیں۔ ایک جگہ تین سواریاں اور توپ خانے کی دو بیڑیاں تباہ کر دی گئیں۔

کلکتہ ۲۱ جولائی۔ آج ریزرو بنک آف انڈیا کا سالانہ اجلاس ہوا جس میں اعلان کیا گیا کہ اس سال دو کروڑ ۹۷ لاکھ ۴۶ ہزار نافع ہوا ہے

لنڈن ۲۱ جولائی برلن ریڈیو اُدار کو روس میں جرمن کامیابیوں کی تفصیل بیان کیا کرتا ہے۔ مگر کل اس نے اس بارہ میں کچھ نہیں کہا۔ اس سے لوگوں میں مایوسی پھیل گئی۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ جرمن رومانوی اور ہنگرین فوجیں مورچہ کے جنوبی علاقہ میں روسیوں کا پیچھا کر رہی ہیں۔ اور دوسرے حصوں میں بھی کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ وائٹ رشیا میں انہوں نے ایک جرمن ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا۔ اگلے روز جرمن ہوائی جہازوں کے دو دستے وہاں اترے۔ انہیں حقیقت حال کا علم نہ تھا ان پر بھی قبضہ کر لیا۔ نووو گراڈ کے علاقہ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ کل ۱۳ جرمن ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ آج ماسکو میں چھٹی بار ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔ مگر کوئی بم نہیں گرا۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ جرمنوں کو اب ہوائی لڑائیوں کا اچھی طرح مزا چکھایا جارہا ہے۔ ۱۶ جون سے ۱۰ جولائی تک کولون پر دو ہزار ٹن اور برلین پر پانسو ٹن بم پھینکے جاچکے ہیں۔

قاہرہ ۲۱ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی فوج کے گشتی دستوں نے طبروق سے نکل کر دشمن پر کئی چھاپے مارے اور کئی مضبوط چوکیوں پر حملے کر کے بھاری نقصان پہنچایا۔ ایک اور علاقہ میں بھی دشمن کی فوج نے ہندوستانی گشتی دستے پر حملہ کیا۔ مگر ہندوستانی سپاہیوں کے جوابی حملے سے دشمن کی فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ اور ہمارا ایک بھی سپاہی ضائع نہیں ہوا۔

روم ۲۱ جولائی۔ آج اطالوی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانی طیاروں نے نیپلز پر بھی حملہ کیا۔ جو لوگ مارے گئے ان میں ہوا باز بھی ہیں۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ شام کے دفاع کے انتظامات مضبوط کئے جارہے ہیں سامان جنگ دھڑا دھڑ پہنچ رہا ہے۔ دروزی کے بعض سپاہی بھی اتحادی فوج میں شامل ہو رہے ہیں۔ مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور جن لوگوں کو خطرناک سمجھا گیا ہے انہیں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ جرمنی کے مقبوضہ یورپ میں نازیوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے ایک تحریک زور پکڑ رہی ہے یعنی ہر جگہ جہاں ممکن ہو حرف (V) لکھ دیا جاتا ہے۔ جو وکٹری کا پہلا حرف ہے۔ امریکہ میں بھی اس تحریک سے دلچسپی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آئندہ سامان جو بنڈل امریکہ سے آیا کریں گے ان پر بھی V لکھا ہوا ہوگا

مدراس ۲۱ جولائی۔ ڈاکٹر مونجے نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فوج میں بھرتی ہونے کے مواقع سے ہندوؤں کو پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ہندوؤں کو اب ہندو مہاسبھا میں شامل ہونا چاہئیے جس طرح وہ پہلے کانگرس میں ہوتے تھے۔ اور یہ ثابت کر دینا چاہئیے کہ ہندو سبھا اور کانگرس باہم مل گئی ہیں اور اب دونوں کی آواز ایک ہے۔